AL-AẔVĀ ا لاضو ا ء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 34, Issue, 51 , 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

علمِ غریب الحدیث کے ارتقاء میں ابن اثیر الجزری ؒ کا کردار : تجزیاتی مطالعہ

The Role of Ibn Al-Athīr al-Jazrī in the Evolution of “ ’Ilm Gharīb al-Hadīṯh”: An Analytical Study

محمد ریاض محمود*
ارشد منیر**

Abstract:

Hadīṯh is considered as the primary source of Islamic Sharī’ah. The research on Hadīṯh has a great importance in the fields of Islamic research and legacy. Numerous scholars of Hadīṯh have served this branch of knowledge. Due to the vast and multi-dimensional nature of Hadīṯh, it has been classified into a number of branches of which “Ilm Gharīb al-Hadīṯh” is one such branch. It acquaints us with the unidentified, mysterious, unfamiliar and vernacular words and structures in Hadīṯh. A good number of scholars of Hadīṯh has contributed to this field among whom Ibn Aṯhīr Al-Jazari is one of the most prominent and authentic names. His book “al-Nihāya fi Gharīb al-Hadīṯh” is a valuable resource of knowledge and interpretation for other related works. The present study aims to analyze the contribution and the impact of Ibn Aṯhīr and his works on the field of al-Nihāya fi Gharīb al-Hadīṯh. Ibn Aṯhīr belonged to Shafī school of thought and Tafsīr, Hadīṯh, jurisprudence and Arabic language were his areas of special interest. His scholarly work is an important resource of knowledge in Islamic research, especially in the field of “Gharīb al-Hadīṯh”. Descriptive and analytical methods have been used to analyze the impact of Ibn Aṯhīr’s work. The present paper is an attempt to fulfill the intellectual needs of the scholar’s working in the field of Hadīṯh.

Key Words : Ibn Al-Athīr al-Jazrī, ‘Ilm Gharīb al-Hadīṯh, Sciences of Hadīṯh

۱۔موضوعِ تحقیق کا تعارف، اہمیت اور پسِ منظر:

شریعتِ اسلامیہ کے علوم ومصادر میں حدیث او ر اس کے متعلقہ مباحث کی اہمیت مسلمہ ہے ، یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے ہر دور میں فہمِ حدیث کے لئے علمی و عملی کو ششیں کی ہیں۔ ان کو ششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ علمِ حدیث

*اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ علومِ اسلامیہ،یونیورسٹی آف گجرات،گجرات، پاکستان
**ایسو سی ایٹ پروفیسر،شعبہ علومِ اسلامیہ،یونیورسٹی آف گجرات،گجرات،پاکستان

کی بہت سی اقسام علماء خصوصاً محدثین میں رواج پا چکی ہیں۔[1] علمِ غریب الحدیث انہی اقسام میں سے ایک ہے ۔اس شعبۂ علم کے تحت نامانوس ،پیچیدہ ، مشکل اور بڑی حد تک اجنبی محسوس ہونے والے الفاظ کا مفہوم اخذ کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں لغت کا استعمال کیا جاتا ہے ،محاورۂ عرب سے آشنائی اختیار کی جاتی ہے اور معانی کے تنوع پر گہرا غورو خوض کیا جاتا ہے ۔متنِ حدیث سے متعلق اس مخصوص فن کے ارتقاء میں جن علماء نے گراں قدر خدمات انجام دیں ان میں ابو عبید القاسم الھروی(م۲۲۴ھ)،ابن قتیبہ الدینوری (م ۲۷٦ھ)، قاسم بن ثابت العوفی (م ۳۰۲ھ)،ابو سلیمان حمد بن محمد (م۳۸۸ھ)، قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) ،محمود بن عمر الزمخشری(م ۵۸۳ھ)،عبد الطیف بن یوسف (م ٦۲۹ھ)،ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) اور محمد طاہر پٹنی (م۹۸٦ھ) کے اسمائے گرامی نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ اس فن کے خادمین میں ابن اثیر الجزری (م٦۰٦ھ) ممتاز و منفرد حیثیت رکھتے ہیں جن کی کتاب" النهاية فی غریب الحدیث" اساسی مباحث کی جامع ہے۔آپ شافعی المسلک تھے اور تفسیر،حدیث ،فقہ ، عربی لغت خصوصاً قلیل الاستعمال اور نامانوس الفاظ کے معانی کی تعیین میں بڑی مہارت رکھتے تھے ۔ علمِ غریب الحدیث کے ارتقاء میں آپ نے ایسا شاندار اور تاریخ ساز کردار ادا کیا کہ اس سے علمی دنیا کے بہت سے مسائل کی گتھیاں سلجھ گئیں۔ خدمت و دفاعِ حدیث کے ضمن میں آپ کے اس عالمانہ و محدِّثانہ کردار کا مطالعہ و تجزیہ علمی حلقوں کی اہم ضرورت ہے ۔اسی علمی، فنی اور لسانی ضرورت کی تکمیل کے پیشِ نظر موضوعِ تحقیق کے طور پر" علمِ غریب الحدیث کے ارتقاء میں ابن اثیر الجزریؒ کا کردار : تجزیاتی مطالعہ" کا انتخاب کیا گیا ہے۔

موضوعِ تحقیق کا براہِ راست تعلق علمِ حدیث کی ایک اہم قسم یعنی" علمِ غریب الحدیث "سے ہے ۔ اس علم پر دمشق یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر شاکر فحام کی کتاب "فن غریب الحدیث کا آغاز و ارتقاء ا ور قاسم بن ثابت اندلسی کی کتاب الدلائل کا مفصل تعارف "بنیادی مقدمات پر مشتمل ہے۔ چار ابواب پر مشتمل کتاب میں مشرقی و مغربی علماء کی فنِ غریب الحدیث سے متعلق خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے نیز قاسم بن ثابت عو فی کی کتاب "الدلائل" کی مقبولیت کے اسباب اور قلمی نسخوں پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔بنیادی طور پر کتاب عربی میں تھی جس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی (مسلم یونیورسٹی ،علی گڑھ) نے کیا ۔ اور ادارہ "المصباح" (۱۹-اُردو بازار ، لاہور) سے اسے شائع کرایا گیا۔ کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۹ء جبکہ دوسرا ۲۰۰۳ء میں آیا ۔ موضوع ہذا سے مطابقت پر مشتمل دوسرا علمی کام ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کا ہےجن کا مضمون بعنوان "غریب الحدیث اور فہم حدیث میں اس کی اہمیت" تحقیقی مجلہ جہات الاسلام (جلد:۵،شمارہ:۱،جولائی-دسمبر،۲۰۱۱ء،پنجاب یونیورسٹی،لاہور)میں شائع ہوا ۔ اس نوعیت کا ایک اور

مضمون ظل ہما کا ہے جو "علم غریب الحدیث ۔ایک تحقیقی مطالعہ" کے عنوان سے تحقیقی مجلہ القلم(دسمبر ۲۰۱۱ء پنجاب یو نیورسٹی ، لاہور) میں شائع ہوا ۔مذکورہ بالا کتاب اور تحقیقی مضامین میں علمِ غریب الحدیث کے معنی و مفہوم ، تاریخی ارتقاء اورقاسم بن ثابت اندلسی کی اس فن میں خدمات کا تذکرہ ہے ۔ کسی تحقیقی مقالہ ، مضمون یا کتاب میں علم غریب الحدیث کے ارتقاء میں ابن اثیر الجزری کے کردار کو موضوعِ بحث نہیں بنایا گیا جبکہ ابن اثیرالجزری اس مخصوص فن میں امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی علمی و فنی خلاء کو پُر کرنے کے لئے موضوع ہذا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں بیانیہ اور تجزیاتی اُسلوبِ تحقیق کو اپنایا گیا ہے ،اس ضمن میں متقدمین و متاخرین علماء کی کُتب کے ساتھ ساتھ ابنِ اثیر الجزری کی کتاب "النہایۃ فی غریب الحدیث " کا عمیق و دقیق مطالعہ کیا گیا ہے ۔مقالہ ہذا کو پانچ اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے ۔پہلے جُزو میں موضوعِ تحقیق کا تعارف ، اہمیت اور پسِ منظر واضح کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں موضوع ہذا پر ہونے والے سابقہ کام کا جائزہ پیش کیا گیا ہے نیز مقالہ ہذا کی داخلی تقسیم واضح کی گئی ہے۔دوسرے جُزو میں علمِ غریب الحدیث کے مفہوم اور ارتقاءپر بحث کی گئی ہے۔ تیسرے جُزو میں ابن اثیر الجزری کے احوال و آثار اور علمی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ چوتھے جُزو میں ابن اثیر الجزری کی کتاب" النہایۃ فی غریب الحدیث" کے اُسلوب، خصائص اور مآخذ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ پانچویں اور آخری جُزو میں خلاصہ بحث پیش کیا گیا ہے۔

۲۔علمِ غریب الحدیث کا مفہوم اور ارتقاء :

"غریب" کثیر المعانی اور کثیر الجہات لفظ ہےجس کے معروف معانی مفلس، نادار، مسافر، اجنبی، پردیسی، نادرشے اور عجیب کے ہیں۔ اسی لیے مسافر ، بے گھر اور بے وطن شخص کے لیے "غریب الدیار"یا "غریب الوطن" کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔لیکن کسی کلام خصوصاً علم حدیث میں اس لفظ کا ایک مخصوص مفہوم ہے،بنیادی طور پر "غریب" عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا مادہ"غ،ر،ب" ہے۔ المنجد کے مطابق غریب سے مراد ہے وطن سے دور، عجیب، غیرمانوس اور دور از فہم کلام" ۔[2]لسان العرب میں غریب کا مفہوم یوں واضح کیا گیا ہے: ۔" الغریب:الغامض من الکلام، وکلمة غریبة"۔[3] یعنی غریب سے مراد ناقابلِ فہم کلام ہےجو مشکل سے سمجھ میں آئے۔تاج العروس میں ہے: "ومنه الغریب، وهوالغامض من الکلام وکلمة غریبة، وقدغربت وهومن ذلک،وفی الاساس ویقال فی کلامه غرابة"۔[4] استاذ محمد محمد ابوزہو فرماتے ہیں :" کلام میں غریب وہ بات ہوتی ہے جو غامض اور بعید عن الفہم ہو۔ جس طرح لوگوں میں غریب اس شخص کو کہتے ہیں جو وطن سے دور اور گھر والوں سے الگ ہو۔ کلام پر غریب کا اطلاق دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ نہایت عسیرالفہم ہے اور بڑے غور وفکر سے اس کا مطلب

سمجھا جا سکتا ہےیا اس کا بولنے والا کسی دور افتادہ علاقے کا رہنے والا ہے اور ہم ایسے الفاظ سے مانوس نہیں۔[5]

متنِ حدیث میں واردہونے والے ایسے مشکل الفاظ جنہیں قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے سمجھنامشکل ہو اُن الفاظ کی تشریح وتعبیر کو علم غریب الحدیث کانام دیا گیا ہے۔ اس علم میں کلامِ عرب ، قرآن مجید ، احادیث نبویہ ﷺ اور علمِ صرف ونحوکی مدد سے مشکل کلمات کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اس علم میں ان روایات سے بحث کی جاتی ہے جن میں لغت کے لحاظ سے مشکل ، دقیق اور قدیم الفاظ وکلمات وارد ہوتے ہیں ۔غریب سے مراده وه کلمات ہیں جو عام طور پر محاوره میں استعمال نہ ہوتے ہوں اور ان کے سمجھنے میں طلبہ کو دقت محسوس ہوتی ہو۔ غریب الحدیث کے مصادر دراصل حدیث کی ڈکشنری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ فن اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ اس میں مہارت کے بغیر متونِ حدیث کے معانی اور مطالب تک رسائی بہت مشکل ہوتی ہے۔[6] بعض محدثین نے قرآن اور احادیث میں موجود مشکل الفاظ کو موضوع تشریح بنایا ہے اور ان کی لغوی وضاحت کی ہے۔ ایسی کتب کو" غریبین " کہاجاتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ افصح العرب تھے ۔ مختلف قبائل کے وفود جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ان سے خطاب فرماتے اور وہ آپ کی باتوں کو اچھی طرح سے سمجھتے تھے۔ اصحاب رسول بھی آپ کے ارشادات کو بخوبی سمجھتے تھے۔ اگرکسی بات کو نہ سمجھ سکتے تو آپ سے پوچھ لیا کرتے تھے ۔رسول اکرم ﷺ کی وفات تک معاملہ یونہی چلتا رہا۔ عصر صحابہ میں عربی ز بان بالکل خالص اور غیر مخلوط تھی اس میں عجمیت کا شائبہ تک نہ پایا جاتا تھا۔ جب اسلامی فتوحا ت میں وسعت آئی اور عجمی اقوام جوق در جوق مشرف باسلام ہوکر عربوں میں گھل مل گئیں، باہم شادی بیاہ کرنے کی وجہ سے ایک نئی قوم معرض وجود میں آئی۔ اس قوم کی زبان میں عجمیت کی ملاوٹ تھی۔ لہذا ان لوگوں کو خطاب کرنے کے لیے ایک ایسی زبان کا سیکھنا ناگزیر ہوگیا جو ان کے مناسب حال ہو۔ بعد ازاں تابعین بھی صحابہؓ کے نقش قدم پرروا‌ں دواں رہے۔ مگر عربی ز بان رفتہ رفتہ عجمیت کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ ابھی تابعین کا زمانہ ختم بھی نہ ہونے پایا تھاکہ عربی زبان میں عجمیت کے اثرات نمایاں ہو گئے ۔اب حالت یہ ہوگئی کہ لوگوں کے لئے حدیث نبوی ﷺ کے بعض الفاظ کو سمجھنا دشوار ہوگیا۔ اللہ تعالی نے آئمہ دین کے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ علم ِحدیث کو بچانے کے لیے اس مہلک مرض کا علاج کرنا چاہیے مبادا یہ کہ یہ مبارک علم متاخرین کے لیے ایک معمہ بن کر رہ جائے۔ چنانچہ تبع تابعین نے غریب الحدیث کے موضوع پر کام کیا ۔ ان میں امام مالک بن انس ، سفیان ثوری، اور شعبہ بن حجاج کے اسمائے گرا می قابل ذکر ہیں۔ پھر مسلسل اس موضوع پر کام کرنے کاسلسلہ جاری ہوگیا اور علماء

مشکل الفاظ کے معانی بیان کرتے رہے۔ اس ضمن میں انہوں نے بڑی قیمتی کتب لکھیں جو بعد میں آنے والوں کے لیے بڑی کارآمد ثابت ہوئیں۔ اگریہ آئمہ جانفشانی اور عرق ریز ی سے کام نہ لیتے تو آج حدیثِ نبویہ ﷺ ایسے قابلِ قدر علمی اثاثےسے کماحقہ استفادہ نہیں کیا جا سکتا تھا ۔ فنِ غریب الحدیث کی خدمت بجا لانے والے علماء میں ابوالحسن النضر بن شمیل (م204ھ)،ابوعبیدہ معمر بن المثنی(م210ھ)، ابوالملک قریب الاصمعی(م216ھ)،ابوعبیدالقاسم بن سلام(م224ھ)، ابومحمدعبداللہ بن مسلم بن قتیبہ (م276ھ)، ابوالعباس المبرد(م285ھ)،ابوسلیمان الخطابی(م388ھ)،ابوعبیدالہروی(م 401ھ)،ابوالقاسم الزمخشری(م 538ھ)،حافظ ابوموسی الاصفہانی (م 581ھ)، ابواسحاق الحربی (م582ھ)،اور ابن اثیر الجزری(م606 ھ) کے اسمائے گرامی نہایت قابلِ قدر ہیں۔[7]ابنِ اثیر الجزری علماء کی اس فہرست میں ممتاز و منفرد علمی کام کے حامل ہیں۔

۳۔ابنِ اثیر الجزریؒ:احوال و آثار:

آپ کا نام مبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی ، کنیت ابوالسعادات جبکہ لقب مجدالدین تھا،آپ ابن اثیرالجزری کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا تعلق "جزیرہ ابن عمر"سے تھا۔آپ موسم بہارمیں 544ھ میں جزیرہ ابن عمر میں پیدا ہوئے اور606ھ میں موصل کے مقام پر وفات پائی۔[8] آپ شافعی المسلک تھے۔[9] آپ کے اساتذہ میں ناصح الدین ابی محمد سعید بن الدھان البغدادی،ابوبکر یحی بن سعدان المغربی القرطبی، ابوحزم مکی بن الریان بن شبہ الماکسی النحوی الضریر،خطیب ابوالفضل بن طوسی ،ابوالقاسم(صاحب ابن الخل)،عبدالوہاب بن سکینہ،[10]عبدالمنعم بن کلیب،ابوالقاسم مصری،[11]یحی الثقف، یعیش بن صدق، اور زین الامناء کے نام دستیاب ہوسکے ہیں۔[12]آپ مختلف اوقات میں موصل ، دمشق اور حلب میں حدیث کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ کے تلامذہ کی فہرست خاصی طویل ہے، قابلِ ذکر تلامذہ میں ابن دبیثی،قوصی،مجدالدین عقیلی،شرف الدین ابن عساکراور سنقر قضائی شامل ہیں۔[13]

آپ ایک عالم فاضل انسان تھے ۔آپ نے قرآن، حدیث ،فقہ ،عربی زبان اور نحو کے علوم کو مرتب کیا اور بہت سے موضوعات پر قلم اٹھایا ، آپ کی تالیفات میں[14] "الانصاف فی الجمع بین الکشف والکشاف"، "الباھر فی الفروق"،"البدیع"،"تھذیب فصول ابن الدھان"،"جامع الاصول فی احادیث الرسول"،"دیوان رسائل"،"رسائل فی الحساب مجدولات"،" شرح مسند الشافعی"،"شرح غریب الطوال"،"الفروق"،"کتاب لطیف فی صنعة الکتابة"،"المختار فی مناقب الاخیار، اوالابرار"،"المرصع فی الآباء والامھات ،والابناء والبنات، والاذواء والذوات"،"المصطفی والمختار فی الادعیة

والاذکار"،"النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر"،[15]"تجرید اسماء الصحابۃ"،"منال الطالب"،[16] اور"المثل السائر"کے نام نمایاں طور پر ملتے ہیں۔[17]

آپ تفسیر ، حدیث ، فقہ ، علم الاصول ، نحو، لغت ،حساب اور حدیث کے غریب الفاظ کے بہت بڑے عالم تھے۔ [18]آپ کے بارے میں ابنِ خلکان کا بیان ہے: "اشھرالعلماء ذکرا ، واکبرالنبلاء قدرا، واحد الافاضل المشار الیھم"۔ [19]یعنی آپ ا ن اہل ِعلم میں سے ہیں جو اپنی شہرت کے اعتبار سے بلند مرتبہ پر فائز ہیں، قدرت ومنزلت میں سب سے برتری حاصل کرنے والے ہیں اور یکتائے روزگار ہیں۔آپ کے احوال و آثار کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ آپ مسلمانوں کی عظیم الشان علمی روایت کے امین تھے ۔آپ نے مختلف موضوعات پر قابلِ قدر علمی خدمات انجام دیں ۔

۴۔"النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر":اُسلوب ،خصائص اور مآخذ :

یہ کتاب اپنے موضوع پر بڑی جامع ، مشہور ، مقبول اور متداول ہے۔ ابن اثیر نے علمِ غریب الحدیث پر ہونے والے کام اورعلماء کی کوششوں سے بھرپور استفادہ کیا۔اس کتاب نے اہلِ لغت اور محدثین دونوں کے ہاں قبولیت کا شرف حاصل کیا، کیونکہ اس میں وافر تعدادمیں آثار واحادیث موجود ہیں۔ عمادالدین اسماعیل بن محمد الحنبلی الحافظ (متوفی ۷۸۵ھ) نے اس کو منظوم شکل میں" الکفایۃ فی نظم النہایۃ"کے نام سے مرتب کیا ہے۔طاہر احمد الزاوی ا ورمحمود محمد الطناحی کی تحقیق کے ساتھ یہ کتاب قاہرہ سے 1963ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اسے مؤسسۃ مطبوعاتی اسماعیلیان، قم ، ایران نے بھی 1397ھ میں شائع کیا۔ اس کے علاوہ اب تک کئی ادارے اسے شائع کر چکے ہیں۔یہ کتاب اسم بامسمٰی ہے ۔ امام ابن الاثیر نے اپنے پیشرو مولفین کی تالیفات کو مدنظر رکھ کر بہت جامع اور عمدہ کام کیا۔ اس کتاب کی تالیف کے بعد علمی حلقوں میں اس کو مرجع اور مصدر کی حیثیت حاصل ہوئی۔[20] جو الفاظ ابن اثیر سے رہ گئے تھے ان کو الصفی الماروی (م723ھ) نے ایک ضمیمہ میں جمع کیا ہے۔ اس کتاب کا اختصار عیسی بن محمد صفوی (م723ھ) نے کیا جو تقریباً اصل کتاب کا نصف ہے۔ علاوہ ازیں جلال الدین سیوطیؒ (م911ھ) نے بھی "النہایۃ" کا خلاصہ تیار کیااور اس کا نام "الدرالنثیرتلخیص نھایۃ ابن اثیر" رکھا۔ سیوطی نے اس پر مفید اضافے کیے ہیں یہ خلاصہ "نہایہ" کے حاشیہ پر چھپ چکاہے۔

کتاب کے اُسلوب کو درج ذیل نکات کی مدد سے واضح کیا جاتا ہے۔

۱۔یہ کتاب حروفِ معجم کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے اور کسی لفظ کے پہلے تین حروف تک اس ترتیب کا خیال رکھا گیاہے۔

۲۔ابنِ اثیر نے الہروی اور ابوموسیٰ المدینی کی کتب میں موجود مواد کو یکجا کیا اور اس کے علاوہ کتب حدیث میں خواہ وہ صحیح ہوں یا سنن یاجوامع ومصنفات ومسانید جو احادیث مل سکیں، ان کے مشکل الفاظ کی تشریح کی۔

ابوعبید احمد بن محمد العبدی الہروی(م401ھ) کی کتاب "الغریبین " کے لیے انہوں نے "ھ" کو بطور رمز مقرر کیا ہے اور ابوموسی محمد بن ابی بکر بن ابی علی المدینی الاصفہانی (م 581ھ) کی کتاب "المجموع المغیث فی غریب القرآن والحدیث" کو"س" سے ظاہر کیا ہے۔ البتہ اگر مذکورہ لفظ دونوں کتب میں موجود ہوتو" ھ، س"کی رمز استعما ل کرتے ہیں۔ [21]

۳۔ابوموسی المدینی اور ابوعبیدالہروی کی مذکورہ ہر دو کتب کے علاوہ اگر کسی اور کتاب سے حوالہ دیں تو اس کتاب کے مؤلف کا نام روایت کے ابتدا میں ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً :"وفی کتاب الخطابی علی اختلاف نسخه، مرجی بالتشدید للمبالغة"۔[22] وقال الازهري: سميت جزيرةلان بحرفارس وبحرالسودان احاطا"۔[23]

۴۔ایک ہی مادہ کے مختلف الفاظ کو ایک ہی جگہ ذکر کردیتے ہیں مثلاً :لفظ"اثر" کو مختلف ابواب اورا س کی مختلف شکلوں کے ساتھ درج کر کے ان کے الگ الگ مفاہیم بیان کئے ہیں۔[24]

۵۔اگر ایک ہی حدیث میں متعدد غریب کلمات آجائیں تو پوری حدیث نقل کرنے کے بجائے اس کے حصے کر دیتے ہیں اور حروفِ تہجی کے اعتبار سے جس جگہ کوئی لفظ درج ہو سکتا ہو وہاں اس حدیث کے حصے کو نقل کرکے اس کی وضاحت کرتے ہیں۔یوں ایک ہی حدیث میں واردہونے والے غریب الفاظ ہمیں مختلف مقامات پر ملتے ہیں۔

۶۔ اگر ایک حدیث میں ایک سے زیادہ غریب الفاظ ہوں تو اس حدیث میں حروفِ تہجی کے اعتبار سے غریب الفاظ کی وضاحت کے ساتھ دوسرے موجود غریب لفظ کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں۔ چاہے وہ دوسرا لفظ حروف تہجی کے اعتبار وہاں نہ آتا ہو۔مثلاً: باب الخاء مع الام کے ضمن میں حدیث طہفہ لائے ہیں: "ونستخلب الخبير"تو اس ضمن میں " نستخلب" کے ساتھ ساتھ" الخبیر "کی بھی وضاحت کر دی ہے۔ یاد رہے کہ" الخبیر" حروفِ تہجی کے اعتبار سے دوسرے باب کے ضمن میں آتا ہے۔ [25]

۷۔ ابن اثیر بسااوقات حروفِ زائدہ کا اعتبار کرتے ہوئے غریب کلمہ کا ذکر کرتے ہیں لیکن پھر اسی کلمہ کی اصلی ہیئت (حروف اصلی) کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے اپنے مقام پرتفصیل کے ساتھ بھی ذکر کردیتے ہیں۔مثلاً:"ابرز" کو "باب الهمزه مع الباء" کے ضمن میں ذکر کرنے کے بعد پھر "برز" (حرو ف اصلیہ کا اعتبار کرتے ہوئے) " باب الباء مع الراء" کے ضمن میں بھی ذکر کیا ہے۔ [26]

"النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر"کی خصوصیات کو درج ذیل نکات کی صورت میں واضح کیا جاتا ہے۔

۱۔ **استفادہ میں آسانی :**چونکہ یہ کتاب حروف معجم کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہے اس لیے اس سے آسانی سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

۲۔قرآنی الفاظ سے حدیث کے غریب الفاظ کی وضاحت:حدیث کے غریب الفاظ کی وضاحت کے لیے قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہیں جس سے حدیث کا فہم آسان ہو جاتا ہے۔ مثلاً لفظ"نقیر" کی وضاحت کے لیے قرآن مجید کی آیت:" ولایظلمون نقیرا"[27]سے استدلال کیاہے۔[28] اسی طرح حدیث کے الفاظ "التوقیت والمیقات" کی وضاحت کے لیے قرآنی الفاظ " کتابا موقوتا"[29] کی مدد سے کرتے ہیں۔[30]

۳۔ قدیم شعراء کے کلام سے استدلال: غریب الفاظ حدیث کی وضاحت وتشریح کے لیے عرب شعراء کے کلمات سے مفاہیم واضح کیے گئے ہیں مثلاً: حدیث میں وارد ہونے والے لفظ "المتباریین" کی وضاحت کے لیے حضرت حسانؓ بن ثابت کا شعر درج کیا ہے: یبارین الاعنة مصعدات علی اکتافها الاسل الظماء ۔[31]
حدیث میں وارد ہونے والا لفظ"الحقائب"کی وضاحت کے لیے نصیب بن رباح کے شعر کا حوالہ دیا ہے:فعاجوا فاثنوا انت اهله ولوسکتوا اثنت علیک الحقائب ۔[32]اسی طرح حدیث میں وارد ہونے والے لفظ"طلحة الطلحات" کی وضاحت طلحہ بن عبیداللہ بن خلف کے اس شعر سے کرتے ہیں۔

رحم الله اعظما دفنوها   بسجستان طلحة الطلحات۔[33]

۴۔ صحابی کے نام سے حدیث پیش کرنا:حدیث کو بیان کرتے ہوئے بعض اوقات اس کے راوی صحابی رسول ﷺ کا ذکر کر تے ہیں۔ مثلاً :وفی حدیث سعد بن عبادہؓ: انه خرج علی حماره یعفور لیعوده"۔ [34] اسی طرح ایک مقام پر روایت کو یوں پیش کرتے ہیں۔ "وفی حدیث ابن عباس: ذکر الصدیق فقال: کان والله برا تقیا یصادی غربة"۔[35]

۵۔ متن حدیث کی اہم بحث کو حدیث کا عنوان بنانا:بعض اوقات حدیث کے کسی خاص لفظ کو متعلقہ حدیث کے موضوع کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اس میں موجود غریب الفاظ کی شرح کرتے ہیں۔ مثلاً :"وفی حدیث الرویا: رایت کاننا فی دارابن زید واتینا برطب ابن طاب"[36]اور اسی طرح ایک اورمقام پر اس طرح حدیث پیش کرتے ہیں۔" وفی حدیث عرضه علی القبائل، قال له المثنی بن الحارثه: انا نزلنا بین صیرین ، الیمامةوالسمامة"۔[37]اسی طرح "وفی حدیث السقیفة: فانطلق ابوبکر وعمر"۔ [38]

۶۔ قولِ تابعی سے توضیح کلام: بعض مقامات پر کسی تابعی کے قول سے حدیث کے غریب الفاظ کی شرح کی ہے۔مثلاً:" وفی حدیث النخعی فی قوله تعالی: "یاایهاالمدثر"۔[39]اور اسی طرح ’’ وفی حدیث الاوزاعی: لایسهم من الغنیمة للعبد ولاالاجیر ولاالقدیدیین"۔ [40]

۷۔ حدیث میں موجود غریب لفظ سے براہ راست بحث کاآغاز کرنا:بعض مقامات پر راوی کا ذکراورحدیث کا عنوان قائم کیے بغیر براہ راست کسی حدیث میں موجود غریب لفظ کوبیان کر کے اس کی شرح کرتے ہیں۔ مثلاً لفظ "نقل" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں"فیه " کان علی قبررسول الله ﷺ النقل"۔[41]اسی طرح لفظ"بیغ" کی وضاحت میں لکھتے ہیں: "فیه لایتبیغ باحدکم الدم فیقتله"۔[42]

۸۔ متقدمین سے استفادہ اور اُن پر نقد:ابن اثیر نے متقدمین اہل علم ابوعبید القاسم بن سلام(م224ھ) ، عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ(م276ھ) ، امام محمد بن احمد خطابی(م378ھ) ،ابوالقاسم محمود بن عمر جاراللہ زمخشری معتزلی (م 583ھ)

ابن جوزی (م597ھ)،اخفش ، ابراہیم بن اسحق الحربی وغیرہ سے خوب استفادہ کیا۔خصوصاً ابوعبید احمد بن محمد العبدی الہروی (م401ھ) کی کتاب "الغریبین "، ابوموسی محمد بن ابی بکر بن ابی علی المدینی الاصفہانی (م 581ھ) کی کتاب "المجموع المغیث فی غریب القرآن والحدیث " کو بطور متن پیش نظر رکھا۔علاوہ ازیں بعض مقامات پر ابن اثیر نے متقدمین حضرات پر مناسب نقد بھی کیا ہے۔مثلاً مادہ "لجب " کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"وفی حدیث الدجال:فأخذبلجبتي الباب فقال : مهيم ، قال: ابوموسى : هكذا روى، والصواب بالفاء، وسيجى"۔[43]پھر آگے چل کر "لجف" کے مادہ کے تحت اسی حدیث کو ان الفاظ "فاخذ بلجفتی الباب "کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "بالباء"نقل کرناوہم اور غلط ہے۔ [44]

۹۔ حروفِ زائدہ کی نشاندہی:کلمہ میں موجود حروف زائدہ کو واضح کرتے ہیں، تاکہ لفظ کی تفہیم میں ابہام واقع نہ ہو، مثلاً" نبخ"کے مادہ کے تحت عبدالملک بن عمیر کی روایت:"خبزة انبخانية" ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ اس میں ہمزہ حرف زائد ہے۔ [45]اور اسی طرح لفظ" عفر"کے مادہ کے تحت معاذبن جبلؓ کی روایت میں واقع لفظ"معافری" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس میں حرف "میم"زائد ہ ہے۔ [46]

۱۰۔ غریب لفظ کے مشتق منہ کا بیان:حدیث میں موجود غریب لفظ کی توضیح کرتے ہوئے اصل لفظ کے مادہ اورمشتق منہ کو بیان کر دیتے ہیں ۔مثلاً روایت میں وارد ہونے والے"العسفاء " کی توضیح کرکے لکھتے ہیں کہ یہ لفظ"عسیف "کی جمع ہے اور اس کا مادہ "عسف" ہے۔[47]

۱۱۔واقعاتی پسِ منظر اوراماکن کی مدد سے غریب الفاظ کی وضاحت:غریب الفاظ کی وضاحت کے لیے مخصوص واقعات اور ان کا پس منظر بیان کیا گیاہے۔ مثلاً :"ابن" کے مادہ کے تحت حدیث میں موجود غریب لفظ "ابنی" کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت اسامہؓ کے روم کی طرف جانے کے واقعہ کو بیان کیاہے۔ [48]

۱۲۔فقہی مسائل کی وضاحت:غریب الفاظ کی وضاحت کے ضمن میں بعض اوقات نادر فقہی جزئیات پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔مثلاً ابن عباسؓ کی حدیث جس میں آیاہے کہ " جئت علی حمار اتان"وہ نمازی کے سامنے سے گدھی پر سوار ہو کر گزرگئے اور اس کو ذکر کرکے ابن اثیر ؒ کہتے ہیں کہ " اتان" کا اطلاق صرف مونث یعنی گدھی پر ہوتاہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو اسی طرح عورت کے نمازی کے سامنے سے گزر جانے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوتی ۔ [49]

۱۳۔اختلاف ِآئمہ کا بیان:

بعض مقامات پر غریب لفظ کی توضیح کرتے ہوئے آئمہ کے فقہی اختلاف کو بھی بیان کر دیتے ہیں۔مثلاً روایت میں آیا ہے" انه نهى عن الدباء والحنتم "اس میں لفظ "دباء"کی وضاحت کرتے ہیں کہ ان برتنوں میں کھانے سے منع کرنے کا حکم صدر اول میں تھا پھر منسوخ کردیا گیا جب کہ امام مالک اور

امام احمدبن حنبلؒ اب بھی ان برتنو ں میں کھانے کی حرمت کے قائل ہیں۔ [50]اور اسی طرح حدیث" من ملک ذا رحم محرم فھوحر" کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ ذوی الرحم سے مراد ایسے اقارب ہیں جن اور اس مملوکہ کا نسب ملتا ہواوراسی بات کو امام ابوحنیفہؒ، اور اس کے اصحاب ، اور امام احمد بن حنبلؒ نے اختیارکیا ہے ، مگر امام شافعیؒ اور بعض دوسرے ائمہ حضرات میں سے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ صرف اولاد، آباء اور امہات آزاد ہوں گی اور اس کے علاو ہ رشتہ دار آزاد نہیں ہو ں گے، اور امام مالکؒ نے کہاہے کہ صرف اولاد، والدین اور بھائی آزاد ہوں گے نہ کہ دوسرے رشتہ دار ۔ [51]

۱۴۔محذوف کلمات کی نشاندہی :اگر کہیں غریب لفظ کے ساتھ کوئی حرف کلام میں محذوف ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔مثلاً ابی رزین کی حدیث : قال : یارسول اللہ ، این کان ربنا عزوجل قبل ان یخلقه؟ میں لفظ"ربنا" سے پہلے "عرش" کے محذوف ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ [52]

۱۵۔لغوی قواعد کی وضاحت :

عربی لغت کے قواعد کی وضاحت بڑی خوبصورتی سے کرتے ہیں۔ مثلاً لفظ "رحم"پر سیر حاصل گفتگو کی ہے، بتایا ہے کہ" الرحمن" اور"الرحیم" دونوں الفاظ "رحم"سے مشتق ہیں نیز لفظ"رحمن" صرف اللہ تعالی کے لیے استعمال ہوتا ہےجبکہ " الرحیم" اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور ذات کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ [53]

۱۶۔ تخریج احادیث کا اہتمام:ابن اثیر نے ہرحدیث کی تخریج نہیں کی البتہ چند ایک مقامات پر حدیث کے اصل مصدر کی طرف اشارہ کیا ہے ۔مثلاً آپ ﷺ کا ہر قل کی طرف مکتوب والی روایت :"فان ابیت فعلیک اثم الاریسیین" میں لفظ"الاریسیین" کی حرکات وسکنات میں صحیح بخاری کا حوالہ دیتے ہیں ۔[54]

ابن اثیر نے اپنی کتاب" النهاية فی غریب الحدیث والاثر"میں غریب الحدیث کے موضوع پر پہلے سے موجود بہت سی کتب سے استفادہ کیا۔ کسی جگہ تفصیل کے ساتھ ان کتب کا ذکر کیا اور کسی جگہ اختصار سے اور اشارتاً بات کی۔ ذیل میں مذکورہ کتاب کے ماخذومنابع اوران کا مختصر تعارف درج کیاجاتاہے۔

۱۔کتاب الاموال لابی عبیدالقاسم بن سلام (م224ھ):اس کتاب سے ابن اثیرنے خوب استفادہ کیا ہے۔مثلاً: "وقال ابوعبیدفی کتاب الاموال: اصحاب الحدیث یقولون الاریسیین منسوبامجموعا والصحیح الاریسیین، یعنی بغیر نسب"۔[55]

۲۔ غریب الحدیث لابن قتیبہ(م 276ھ):اس کتاب سے بھی خوب استفادہ کیا گیا ہے۔ ابن قتیبہ نے اس کتاب میں صحابہ کرامؓ، تابعین اورخواتین کی مرویات ان کے ناموں کے ساتھ بیان کر کے غرائب کی شرح لکھی ہے اور آخرمیں ایسی روایات کے غریب کلمات ذکر کیے ہیں جو کسی صحابی یا کسی بھی راوی کی طرف منسوب نہیں ہے۔" النهاية "میں اس کتاب سے بھی استفادہ کیا گیاہے۔

۳۔غریب الحدیث لابن الانباری (م328ھ):ابن اثیر نے غریب الفاظ کی تشریح میں علامہ ابوبکر محمد بن القاسم المعروف ابن الانباری کی کتاب "غریب الحدیث"

سے بھی استفادہ کیا ہے۔ مثلاً: وقال الھروی:قرات ھذاالحرف فی کتاب "غریب الحدیث" لابن الانباری، " قلعا" بفتح القاف وکسرللام ۔ [56]

۴۔ تہذیب ا للغۃ للازھری (م 370ھ):ابن اثیر نے اپنی کتاب میں علامہ ابومنصور محمد بن احمد بن الازہرالمعروف ازہری (م 370ھ)کی کتاب"تھذیب اللغۃ" سے بھی استفادہ کیا ہے، مثلاً :"والذی جاء فی کتاب الازھري"لایخشی الاجورا"ای لایخالف فی طریقہ غیرالضلال ،والجور عن الطریق۔ [57]اور اسی طرح ایک اور مقام پرنقل کیا ہے۔ وقال الھروی:قرات ھذاالحرف فی کتاب" غریب الحدیث"لابن الانباری، "قلعا" بفتح القاف وکسرللام ۔وکذلک قرأتہ بخط الازھري وھو کماجاء فی حدیث آخر۔ [58]

۵۔ غریب الحدیث لخطابی (م388ھ):ابوسلیمان کی کتاب" غریب الحدیث"سے بھی اس کتاب میں استفادہ کیا گیا ہے۔مثلاً :

۱۔"نثد" (س) وفی حدیث عمر : اذاترکتہ نثد" قال الخطابی : لاادری ماھو، واراہ" رثد" بالراء ، ای اجتمع فی قعر القدح۔

۲۔"نخص"فی صفۃ رسول اللہ ﷺ : کل منخوص الکعبین"الروایۃ" منھوس"بالسین المھملۃ قال الزمخشری: وروی " منھوش ومنحوص"۔[59]

۶۔ الصحاح للجوہری(م393 ھ):ابن اثیر نے غریب الفاظ کی تشریح وتوضیح کے لیے علامہ ابونصر اسماعیل بن نصر بن حماد جوہری کی کتاب "الصحاح " سے بھی خوب استفادہ کیا ہے مثلاً:"نخص" فی صفۃ رسول اللہﷺ : کل منخوص الکعبین"الروایۃ"منھوس"بالسین المھملۃ قال الزمخشری: وروی "منھوش ومنحوص "و الثلاثۃ فی معنی المعروق" وانتخص لحمہ اذا ذھب، ونخص الرجل ، اذاھزل، قالہ الجوھري: وھو بالصاد المھملۃ "۔[60]

۷۔کتاب المجمل فی اللغۃ لابن فارس (م 395ھ):

ابن اثیر نے اپنی کتاب میں غریب الفاظ کی توضیح وتشریح کے لیے ابوالحسین احمد بن فارس بن زکریابن محمد بن حبیب المعروف ابن فارس کی کتاب"المجمل فی اللغۃ" سے بھی استفادہ کیا ہے۔مثلاً :یقال جزعلہ جزعۃ من المال" ای قطع لہ منہ قطعۃکذا ضبطہ الجوھریی مصغرا ، والذی جاء فی المجمل لابن فارس بفتح الجیم وکسرالزای ۔[61]

۸۔الغریبین لامام الہروی (م401ھ):ابوعبیداحمدبن محمد العبدی الہروی کی کتاب" الغریبین" سے بھی ابنِ اثیر نے خوب استفادہ کیا۔ اس کتاب میں قرآن اور حدیث کے غریب الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ کتاب کی ترتیب حروف معجم پر ہے ،کتاب کا مکمل نام ’’ السیر فی الجمع بین غریبی القرآن العزیز والحدیث‘‘ ہے۔ یہ علم غریب الحدیث پر پہلی باقاعدہ کتاب سمجھی جاتی ہے۔ ابن اثیر نے اس کتاب سے ماخوذ روایات کے لیے "ھ"کی رمز استعمال کی ہے۔

مثلاً :(ھ)ومنہ حدیث عائشۃؓ وذکرت نساء الانصارفقامت (کل) امراۃ الی مرطھا المرحل ۔ (ھ)"ومنھالحدیث"کان یصلی وعلیہ من ھذہ المرحلات یعنی المروط المرحلۃوتجمع علی المراحل"۔[62]

۹۔ المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث لاصفہانی (م581ھ):

اس کتاب سے ماخوذ روایات کے لیے "س"کی رمز استعمال کی ہے۔ مثلاً: (س) وفیہ "اذااسلم العبد فحسن اسلامہ یکفراللہ عنہ کل سیئۃء ازلفھا"۔[63]

۱۰۔ الفائق فی غریب الحدیث لزمخشری (م 583ھ):

اس کتاب سے بھی ابنِ اثیر نے خوب استفادہ کیاہے۔مثلاً

"نبد" فی حدیث عمر : جاء تہ جاریۃ بسویق ، فجعل اذا حرکتہ ثار لہ قشار،واذاترکتہ نبد، "ای سکن ورکد قالہ الزمخشری۔ [64]"نخص" فی صفۃ رسول اللہ ﷺ : کل منخوص الکعبین"الروایۃ"منھوس" بالسین المھملۃ قال الزمخشری: وروی " منھوش ومنحوص "۔[65]

۱۱۔ غریب الحدیث للحربی: ابنِ اثیرنے اپنی کتاب میں "غریب الحدیث للحربی " سے بھی استفادہ کیا ہے، مثلاً: والذی جاء فی" غریب الحربی " عن مجاھد"ان رجلاً اھدی النبی ﷺ ضباًفقذرہ ، فوضع یدہ فی کشیتی الضب"۔[66]

۱۲۔المعجم الاوسط للطبرانی: ابن اثیرنے اپنی کتاب میں غریب کلمات کی توضیح کے لیے طبرانی ؒ کی کتاب" المعجم الاوسط" سے بھی استفادہ کیا ہے۔ مثلاً:"واصل الخج الشق وجاء فی کتاب المعجم الاوسط للطبرانی عن علی ان النبی ﷺ قال : السکینۃ ریح خجوج"۔[67]

کتاب زیرِ تبصرہ کےدلکش و آسان فہم اُسلوب ،متنوع خصائص اور معتبر مآخذ سے استفادہ کے عمل نے علمی حلقوں میں کتاب کی قدوقیمت کو بہت بلند کر دیا ہے ۔ابنِ اثیر کی اسی خدمت اور فنِ حدیث کی ترویج وحفاظت کے ذوق کا اثر ہے کہ انہیں علمِ غریب الحدیث کے امام کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔

۵۔خلاصہ بحث:

تمام مباحث کا حاصل یہ ہے کہ حدیث کو اسلامی علوم و مصادرمیں اہم مقام حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ اس مخصوص علم کی تفہیم و توضیح کی غرض سےاس کی بہت سی اقسام وجود میں آئیں، ان اقسام میں سے ایک اہم قسم " علمِ غریب الحدیث " ہے ۔اس علم میں کم استعمال ہونے والے اور مشکل و پیچیدہ الفاظ کے معانی کی تلاش کی جاتی ہے، اس مخصوص علم کے فروغ میں جن علماء نے اہم خدمات انجام دیں ان میں ابن اثیر الجزری کا نام بڑی انفرادیت کا حامل ہے۔ ان کی کتاب" النہایۃ فی غریب الحدیث"اس فن سے متعلق بنیادی مسائل کاحل پیش کرتی ہے ۔ اس کتاب نے اہلِ لُغت اور محدثین ہر دو طبقات میں قبو لیت کا مقام پایا۔ کتاب کی ترتیب حروفِ تہجی کے اعتبار سے ہے جس سے اس کی داخلی تقسیم کو سمجھنا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ احادیث میں استعمال ہونے والے غریب و مشکل الفاظ کی وضاحت کے لئے الفاظِ قرآنی، قدیم شعراء کے کلام ، اقوالِ صحابہ و تابعین اور متقدمین کی آراء سے استفادہ کیا گیا ہے ۔کتاب ہذا میں حروفِ زائدہ کی نشاندہی کی گئی ہے، اصل لفظ کے مادہ اور مشتق منہ کو بیان کیا گیا ہے ،الفاظ کے واقعاتی پس منظر اور اماکن کی وضاحت کی گئی ہے،فقہی مسائل اور اختلافِ آئمہ کو واضح کیا گیا ہے ،مخذوف کلمات کی نشاندہی کی گئی ہے، لغوی قواعد کی وضاحت اور

تخریجِ حدیث کا اہتمام کیا گیا۔متنوع اوصاف و خصائص کی حامل اس کتاب نے علمی دنیا میں ابن اثیر الجزری کا مقام نہایت بلند کر دیا ہے ۔فہمِ حدیث کے ضمن میں آپ کی اس خدمت نے حجیتِ حدیث اور اس سے متعلقہ مباحث کے بارے میں مسلم اُمّہ کا مقدمہ مستحکم کر دیا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

-1 السیوطی, جلال الدین(م۹۱۱ھ)،تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی،تحقیق، ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی(جمیعہ التراث الاسلامی، الطبعۃ الاولیٰ: ۱۴۲۶ھ) ص:۲۲۔

2 لؤیس معلوف الیسوعی،المنجد ، (کراچی، اردوبازار، دارالاشاعت،۱۹۴۷ء) ۷۰۵،

3 ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم، الافریقی، المصری،(بیروت، لبنان، دارالفکر، س، ن)، ۱:۶۴۰

4 الزبیدی، محب الدین، محمد مرتضی، الحسینی، الواسطی، الحنفی ، تاج العروس، (مصر داراحیاالتراث العربی، 1306ھ)، ۱:۴۱۱

5 استاذ محمد محمد ابوزہو، تاریخ حدیث ومحدثین،مترجم ، غلام احمد حریری، (لاہور،اردوبازار، مکتبہ رحمانیہ ، 2002ء)، 599

6 ڈاکٹر علی اصغر چشتی ،مطالعہ حدیث ، (اسلام آباد ،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ، 2007ء)، 28

7 محمد ضیا ء الرحمن الاعظمی ،معجم مصطلحات الحدیث ولطائف الاسانید ، (، الریاض، مکتبہ الاضواء السلف ،طبع اول، 1420ھ)،289

8 یاقوت الحموی الرومی، ابوعبداللہ یاقوت بن عبداللہ ، (م626ھ) معجم الادباء، (بیروت ، لبنان، دارالکتب العلمیہ ، 1991ء) ،5: 49

9 یاقوت الحموی ،معجم الادباء، 5: 49

10 یاقوت الحموی ،معجم الادباء، 5: 49-50

11 ابوصہیب الکرمی، مقدمہ التحقیق للکامل فی التاریخ لابن اثیر ، ،(اردن، بیت الافکار الدولیہ ،س،ن)، ۱:۹

12 محمدبن عثمان الذہبی ، (م 748ھ)تذکرۃ الحفاظ، (بیروت، لبنان، دار احیاء التراث العربی ، 1334ھ) ،4: 1400

13 محمدبن عثمان الذہبی ، (م 748ھ)تذکرۃ الحفاظ، ۴:۱۴۰۰

14 یاقوت الحموی الرومی،(م626ھ) معجم الادباء، 5: 49-50

15 الطاہر احمد الزاوی ومحمود محمد الطناحی ،مقدمہ التحقیق للنہایۃ فی غریب الحدیث والاثر،(ایران، قم،مؤسسۃ مطبوعاتی اسماعیلیان، 1397ھ)، 18-16
16 خیرالدین الزرکلی، الاعلام، (بیروت ، لبنان،دارالعلم للملایین ، 1986ء)،272:5
17 محمدبن عثمان الذہبی ، (م 748ھ)تذکرۃ الحفاظ، 1399:4
18 ابن کثیر ، ابوالفداء، اسماعیل بن عمر (م774ھ) البدایہ والنہایۃ ، (دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، لبنان، 2001ء)، 13: 56
19 احمد بن محمدبن ابراہیم ابن خلکان (م681ھ) ، وفیات الاعیان وانباء ابنا ء الزمان ،(بیروت، لبنان ، دارالثقافۃ ، س ، ن) ،141:4
20 ڈاکٹر علی اصغر چشتی ،مطالعہ حدیث ، 29
21 ابن اثیر، مبارک بن محمدالجزری، النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، ۱: 260
22 مصدر نفسہ ،2: 206
23 مصدر نفسہ ، 1: 268
24 مصدر نفسہ ، 22:1
25 مصدر نفسہ ، 2: 59
26 مصدر نفسہ ، 1: 117,14
27 (النساء124:4)
28 ابن اثیر، مبارک بن محمدالجزری، النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، 5: 104
29 (النساء103:4)
30 ابن اثیر، مبارک بن محمدالجزری، النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، 5: 212
31 مصدر نفسہ ، 123:1
32 مصدر نفسہ ، 1: 350
33 مصدر نفسہ ، 3: 131
34 مصدر نفسہ ، 3: 263
35 مصدر نفسہ ، 350:3
36 مصدر نفسہ ، 143:3
37 مصدر نفسہ ، 3: 66
38 مصدر نفسہ ، 4: 119
39 مصدر نفسہ ، 42:4
40 مصدر نفسہ ، 4: 22
41 مصدر نفسہ ، 5: 110
42 مصدر نفسہ ، 1: 174
43 مصدر نفسہ ، 4: 233
44 مصدر نفسہ ، 4: 234
45 مصدر نفسہ ، 5: 5
46 مصدر نفسہ ، 3: 262
47 مصدر نفسہ ، 3: 236

48 مصدر نفسہ ، 1: 17-18
49 مصدر نفسہ ، 1: 21
50 مصدر نفسہ ، 2: 96
51 مصدر نفسہ ، 2: 210
52 مصدر نفسہ ، 3:304
53 مصدر نفسہ ، 3: 304
54 مصدر نفسہ ، 1: 38
55 مصدر نفسہ ، 1: 38
56 مصدر نفسہ ، 4:101
57 مصدر نفسہ ، 5:75
58 مصدر نفسہ ، 4:101
59 مصدر نفسہ ، 5: 14
60 مصدر نفسہ ، 5: 33
61 مصدر نفسہ ، 1:269
62 مصدر نفسہ ، 2: 210
63 مصدر نفسہ ، 2: 309
64 مصدر نفسہ ، 5: 6
65 مصدر نفسہ ، 5: 33
66 مصدر نفسہ ،4:177
67 مصدر نفسہ، 2:11